سوال

(31) کیا انگریزی زبان سیکھنا درست ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص اپنی اولاد یا بھائی کو قرآن مجید مع ترجمہ وقدرے صرف و نحو وعقائد وحدیث پڑھا کر علم انگریزی پڑھوائے و نیز انگریزی کے ساتھ علم دینی بھی پڑھاتا جائے، آیا یہ انگریزی پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کوئی زبان فی نفسہ مذموم نہیں ہے۔ ہاں ناجائز بات بولنا خواہ کسی زبان میں ہو، البتہ مذموم ہے۔ زبانوں کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ الروم، رکوع ۳] یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے آسمان اور زمین کا بنانا اور تمھاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک امت میں یقینا رسول بھیجا ہے اور جب کبھی کسی قوم کی طرف کوئی رسول بھیجا ہے تو اسی قوم کی زبان میں بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا سورۂ نحل، رکوع ۵] ''یعنی بے شبہہ ہے اور بالیقین ہم نے ایک امت میں ایک رسول بھیجا ہے۔'' نیز فرماتا ہے: وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ سورۂ ابراہیم، رکوع ۱] ''یعنی ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر اسی قوم کی زبان میں۔''

ان آیات سے بخوبی ثابت ہے کہ انگریزوں کی طرف بھی بالیقین کوئی رسول بھیجا گیا ہے اور جو رسول بھیجا گیا ہے، انھیں کی زبان میں بھیجا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی زبان انگریزی ہو یا اور کوئی، فی نفسہٖ مذموم نہیں ہے، اس سے ثابت ہوا کہ فی نفسہٖ کسی زبان کا سیکھنا یا سکھانا ممنوع نہیں ہے، بلکہ اگر کسی زبان کے سیکھنے یا سکھانے سے کوئی نیک غرض متعلق ہو تو اس کا سیکھنا یا سکھانا موجبِ اجر و ثواب ہے۔

"عن زید بن ثابت أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أمرہ أن یتعلم کتاب الیھود، حتی کتبت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ، وأقرأتہ کتبھم إذا کتبوا إلیہ" [1] (رواہ البخاري)

''یعنی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم کیا کہ یہودیوں کا لکھنا سیکھ لیں، انھوں نے یہودیوں کا لکھنا سیکھ لیا، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط یہودیوں کے پاس لکھ بھیجتے اور یہودیوں کے خطوط جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو ان کو پڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیتے۔'' (بخاری شریف، مطبوعہ احمدی: ۲/۱۰۶۸)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:92

محدث فتویٰ

---

[1] صحيح البخاري مع فتح الباري (۱۳/۱۸۶) امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث تعلیقاً ذکر کی ہے، البتہ امام ابوداود (۳۶۴۵) اور امام ترمذی (۲۷۱۵) نے اسے موصولاً روایت کیا ہے۔